چودھری دِلّو رام کوثؔری کی نعتیہ شاعری

محمد اویس سلیمی
Muhammad Awais Saleemi
Ph. D Scholar, Govt. College University, Faisalabad.
محمد راشد طفیل
Muhammad Rashid Tufail
Ph. D Scholar, Lahore Garrison University, Lahore.

Abstract:

Dillu Ram Kausari possesses a unique and distinguished place among Hindu Naat Go poets. Despite being non Muslim, Kausari set a marvelous example of urdu Naat. He proved himself as a genuine, prolific and skillful Urdu poet, who showed a great love for Holy Prophet(PBUH).He expressed " Gulban-e-Naat" is the collection of Naats. By virtue of his devotion, gratitude and love, he is rightly said " Hassan-ul-Hind" and "Firdousi-e-Hind". These titles shows his caliber and rank of Naat Goi. In this article light has been thrown on different aspects of his Naat Goi.

اردو نعت گوئی میں جہاں مسلم شعرا نے حضور اقدس ﷺ سے اپنی وابستگی اور عقیدت کا اظہار کیا ہے وہاں بہت سے غیر مسلم شعرا نے بھی نعت گوئی میں طبع آزمائی کی ہے۔ غیر مسلم نعت گو شعرا کی طویل فہرست میں ایک نمایاں نام چودھری دلو رام کوثؔری کا ہے۔ ان کی ولادت قصبہ نانڈری ضلع حصار میں ۱۸۸۲ء میں ہوئی۔ ان کے والد کا نام بھورا رام تھا۔ آپ معزز بشنوئی قوم کے فرد اور زراعت کے پیشہ سے وابستہ تھے۔ آپ کے آباؤ اجداد کا سلسلہ نسب چوہان خاندان کے راجپوتوں سے ملتا ہے۔ ابتدائی تعلیم مقامی سکول سے حاصل کی۔ اپنی تعلیم کے بارے خود فرماتے ہیں:

''وہ پہلے شخص ہیں جس نے اول اول بشنوئی قوم میں تعلیم حاصل کی۔''(۱)

انٹرنس میں انگریزی تعلیم کے دوران شاعری کے شوق نے ایسا سر اٹھایا کہ سکول جانا چھوڑ

دیا۔مگران کے والد نے کوشش کر کے لاہور میں ایک ڈاکٹری کالج میں داخل کروایا،مگر وہاں لفظ مسیحا کے سوا کچھ نہ سیکھا اور کالج چھوڑ کر شعروشاعری میں دل لگا لیا۔شاعری میں آپ نے کوثری تخلص پسند کیا۔ لاہور میں ایک عالم فاضل سے عروض پڑھنا شروع کیا۔دوسال تک یہ سلسلہ جاری رہا مگر طبیعت سیر نہ ہوئی۔ بالآخر شہر سامانہ ریاست پٹیالہ پہنچے جہاں ایک عالم مولانا سیّدعنایت علی مجتہد العصر والزماں کی خدمت میں دس بارہ برس حاضر رہ کر متعدد فارسی اور علمِ عروض وفنِ شعر کی کتابیں پڑھیں اور انتیس برس کی عمر میں بعد تحصیلِ علم وفنِ شعروادب وطن واپس آ گئے اور شعروسخن پر توجہ دینے لگے۔آپ کی شاعری کے ابتدائی زمانے کے بارے نور احمد میرٹھی یوں رقمطراز ہیں:

> ''کوثریؔ ابتدا میں غزل لکھتے رہے مگر بعد ازاں جب زمانہ کا رنگ دیکھا تو طرزِ شاعری کو بدلا اور اسلامی روایات پر بے شمار نظمیں لکھیں۔اگرچہ محمدؐ وآلِ محمدؐ کی مدح وثنا میں دفتر کے دفتر لکھ ڈالے مگر صحابہ کی تعریف میں بھی متعدد نظمیں لکھی ہیں۔''(۲)

آپ نے حیدرآباد، دکن، بھوپال، بہاولپور، رامپور اور پٹیالہ کے درباروں میں نظمیں پڑھیں۔مختلف ریاستوں میں بطور مہمان قیام کرتے رہے، مشاعروں میں کلام پڑھتے اور والیانِ ریاست سے انعامات وصول کیے۔بطور مہمان قیام اور اپنے نعتیہ کلام کے بارے کوثریؔ خود فرماتے ہیں:

> ''بھوپال میں دومرتبہ مہمانِ ریاست ہوا۔سرکارِ عالیہ بیگم صاحبہ نے پسِ پردہ بیٹھ کر نعتیہ کلام سماعت فرمایا۔''(۳)

حیدرآباد دکن میں اردو اور فارسی کے مشہور شاعر مہاراجہ سرکشن پرشاد شادؔ یمین السلطنت سے خوب دادِ سخن لی اور خوب انعام پایا۔مہاراجہ صاحب نے کوثریؔ کی شاعرانہ عظمت کا اعتراف ایک شعر لکھ کر کیا۔آپ فرماتے ہیں:

ہے سخن گوئی میں فردِ منتخب
کوثریؔ بھی انوریؔ سے کم نہیں (۴)

کوثریؔ نے شعروسخن کی اصلاح کے لیے کسی کی شاگردی اختیار نہیں کی۔شاعری کا فن قدرتِ کاملہ کی طرف سے ودیعت ہوا تھا۔اسی لیے بغیر کسی استاد کے مشورے کے ساری عمر شعر کہتے رہے۔ آپ نے شعروسخن میں ایک نمایاں مقام حاصل کیا ہے۔آپ کا کلام وقتاً فوقتاً مختلف اخبارات ورسائل میں شائع ہوتا رہا۔اکثر اخبارات وجرائد میں آپ کے نام کے ساتھ ''فردوسئ ہند'' اور'' قادرالکلام'' کے خطابات بھی رقم ہوتے تھے۔آپ نے نثر اور شاعری دونوں میں اپنے کمالِ فن کا مظاہرہ کیا ہے۔آپ کی شعری ونثری تصانیف کی تعداد دس کے قریب ہے۔کوثریؔ اپنے شعری کلام کے بارے خود فرماتے ہیں:
''میرے تمام کلام کے اشعار کی تعداد پچاس ہزار ہوگی۔جن میں سے تھوڑے سے شعر اخبارات ورسائل

میں شائع ہوئے ہیں۔ میرے کلام کو شائع کرنے کے لیے بہت سے نادیدہ مشتاقوں نے لکھا۔‘‘(۵)

کوثری نے نبی آخرالزماں ﷺ کے ساتھ اپنی والہانہ عقیدت اور وابستگی کو نہایت عمدگی کے ساتھ بیان کیا ہے۔ انہوں نے بالکل واضح الفاظ میں اس بات کا اقرار کیا ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ سے محبت کے لیے مذہب کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ آپ ﷺ کی ذات تمام جہانوں کے لیے باعثِ فضل و کرم ہے:

کچھ عشقِ پیمبرؑ میں نہیں شرطِ مسلماں
ہے کوثریؔ ہندو بھی طلب گارِ محمدؐ (۶)

آپ کے نعتیہ کلام کی تعداد بھی کافی ہے۔ ان کا ایک نعتیہ مجموعہ ’’گلبن نعت کوثری‘‘ ہے، جس کی اشاعت مدینہ پریس، مدراس میں ہوئی۔ یہ ایک سو چار صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ ’’ہندو کی نعت‘‘ اور ’’آبِ کوثر‘‘ بھی آپ کے نعتیہ مجموعے ہیں۔ انہوں نے ہفت بند کاشی کو بزبان فارسی تضمین کیا ہے اور حضرت حافظ شیرازی کی بعض غزلیات بھی فارسی میں تضمین کی ہیں۔ آخری دور میں صرف اردو میں شعر کہتے رہے۔ کوثری نے اپنے نعتیہ کلام میں حضور اقدس ﷺ کے ساتھ اپنے عشق اور عقیدت و محبت کی ابتدا کے بارے بہت ہی خوبصورت انداز میں اظہار کیا ہے:

تھا مجھے عشقِ محمدؐ جب کہ یہ عالم نہ تھا
بس خدا ہی تھا خدا، حواؑ نہ تھی، آدمؑ نہ تھا
کوثریؔ اس وقت بھی تھا ت مجھ کو عشقِ محمدؐ
آجکل جیسا ہے عشق ایسا ہی تھا کچھ کم نہ تھا (۷)

کوثری کا ایک منفرد شاہکاران کا ایک غیر منقوط نعتیہ دیوان بھی ہے۔ جس میں انہوں نے نبی کریم ﷺ اور اہلِ بیتؓ کی مدح و توصیف کی ہے۔ اس نعتیہ دیوان کے بارے کوثری خود فرماتے ہیں:

’’ایک دیوان غیر منقوط ردیف وار محمدؐ اور آلِ محمدؐ کی مدح میں لکھا ہے۔ جس میں اپنا نام دلورام بجائے تخلص لایا ہوں، جو قدرتی غیر منقوط ہے، چونکہ قدرت کو منظور تھا کہ میں ایک شاعر ہوں گا اور بے نقطہ شعر بھی کہا کروں گا، اس لیے میرے والدین کی زبان سے میرا نام غیر منقوطہ رکھوا دیا۔‘‘(۸)

کوثری کا نعتیہ طرزِ اظہار انہیں دوسرے نعت گو شعرا میں ممتاز کرتا ہے۔ انہوں نے اپنے اندازِ بیاں ہی کی بدولت جو امتیازی حیثیت حاصل کی، اس کے رنگ بڑے گہرے اور منفرد ہیں۔ ہندو ہوتے ہوئے ایسا طرزِ سخن اور طرزِ اظہار کہ اگر ان کا نام ہٹا دیا جائے تو معلوم نہیں ہوتا کہ یہ کسی ہندو شاعر کا کلام ہے۔ درحقیقت انہوں نے فکری دنیا میں تفریق کو قائم ہی نہیں رکھا۔ کوثری نے بہت ہی خوبصورت انداز میں نبی آخرالزماں ﷺ سے اپنی پاکیزہ اور والہانہ عقیدت و محبت کا اظہار کیا ہے:

مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا
کہ مصروف شیریں زبانی میں رکھا

میں لکھتا رہا نعت اور حق نے شب بھر
قمر کو مری پاسبانی میں رکھا
لکھیں کوثرؔی عمر بھر ہم نے نعتیں
نہ کچھ اور غمِ زندگانی میں رکھا (۹)

محققینِ نعت نے آپ کے نعتیہ کلام کی منفرد خصوصیات، آپ کے جذبہ عقیدت و محبت اور رسالت مآب ﷺ سے آپ کے شوقِ وارفتگی پر اظہارِ خیال کیا ہے۔ آپ کے نعتیہ کلام کے بارے ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں:

''کوثرؔی کے نعتیہ کلام میں زیادہ تر داخلی جذبات کا اظہار ہے۔ جس میں تغزل کا رنگ غالب ہے۔ وصفِ محمد میں اشعار کم کہے ہیں۔ ذاتی عقیدت مندینے محبت اور عشق کا رنگ اختیار کر لیا ہے اور یہ مضامین جا بجا نکلتے ہیں۔'' (۱۰)

کوثرؔی نے آپ ﷺ کی شان و سیرت اور رحمت اللعالمین ﷺ کے بارے اپنے پاکیزہ خیالات و جذبات کو بالکل واضح انداز میں بیان کیا ہے۔ انہوں نے ارضِ مدینہ کی زیارت کے لیے اپنی بے چینی اور تڑپ کو بہت دلکش انداز میں بیان کیا ہے۔

مدینے میں مجھ کو بُلا، یا محمدؐ
ذرا اپنا کوچہ دِکھا، یا محمدؐ
خدا کی خدائی میں تجھ سا نہیں ہے
تو یکتا ہے بعد از خدا، یا محمدؐ
نہیں بادشاہوں کی کچھ مجھ کو پروا
ترے در کا ہوں میں گدا، یا محمدؐ
ترا کوثرؔی رہتا ہے ہندوؤں میں
ہے ظلمت میں آبِ بقا، یا محمدؐ (۱۱)

عظیم الشان ہے شانِ محمدؐ
خدا ہے مرتبہ دانِ محمدؐ
کتب خانے کئے منسوخ سارے
کتابِ حق ہے قرآنِ محمدؐ

نبیؐ کے واسطے سب کچھ بنا ہے
بڑی ہے قیمتی جانِ محمدؐ
بتاوں کوثریؔ کیا شغل اپنا
میں ہوں ہر دم ثنا خوانِ محمدؐ (۱۲)

ڈاکٹر فرمان فتح پوری آپ کے منفرد اندازِ بیاں اور نعتیہ اسلوب کے بارے تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں:

''دلورام کوثریؔ نے نعت گوئی میں زبان و بیان کی بڑی ہنر مندیاں دکھائی ہیں۔ کوثریؔ کے نعتیہ کلام کی سب سے بڑی خصوصیت زبان کی سادگی اور جذبات کی پاکیزگی ہے۔'' (۱۳)

ان کی نعتیہ شاعری، حضور نبی کریم ﷺ سے عشق و محبت اور آپ کے فکر و فن سے متاثر ہو کر حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ علی پوری نے آپ کو ''حسان الہند'' کا خطاب عطا فرمایا تھا۔ آپ نے بہت ہی عمدہ اور دلکش انداز میں آپ ﷺ کے اعلیٰ سیرت و کردار، حسنِ اخلاق اور کمالات کا ذکر کیا ہے۔ ڈاکٹر محمد اسماعیل آزاد فتح پوری آپ کے نعتیہ کلام کے بارے یوں رقمطراز ہیں:

''کوثریؔ نے خارجی اور داخلی دونوں طرز ہائے بیان کی استمداد سے اپنی شعری مسلک میں نعتیہ شہہ پارے پروئے ہیں۔ موصوف معجزاتِ نبویہؐ کا وقیع علم اور مذہبی و تاریخی تلمیحات پر قابلِ ذکر دسترس رکھتے تھے اور انہوں نے اس معلومات کے سہارے اپنے کلام میں چار چاند لگائے ہیں۔'' (۱۴)

ان کے نعتیہ کلام کے مطالعہ سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ انہیں اسلام کے بارے مکمل معلومات حاصل تھیں۔ وہ ہر بات بڑے وثوق سے کہتے ہیں۔ ان کے کلام میں ان کی آپ ﷺ سے پاکیزہ محبت کا سمندر ٹھاٹھیں مارتا نظر آتا ہے۔ انہوں نے اپنے نعتیہ کلام میں جا بجا اپنے ہندو ہونے اور آپ ﷺ کے شافع محشر ہونے کا ذکر کیا ہے کہ وہ ہندو ہونے کے باوجود حضور اقدس ﷺ کے مداح ہیں اور اس عقیدت کی بنا پر وہ آپ ﷺ کے ساتھ جنت میں چلے جائیں گے۔ کوثریؔ آپ ﷺ سے گہری محبت کا اظہار یہاں تک کرجاتے ہیں کہ قیامت کے دن جہنم کی آگ بھی اسے چھو نہیں سکے گی:

کوثریؔ تنہا نہیں ہے مصطفیٰؐ کے ساتھ ہے
جو نبیؐ کے ساتھ ہے وہ کبریا کے ساتھ ہے
لے کے دِلُو رام کو حضرتؐ گئے جنت میں جب
غل ہوا ہندو بھی محبوبِ خداؐ کے ساتھ ہے (۱۵)
ہندو سمجھ کے مجھ کو جہنم نے دی صدا

میں پاس جب گیا تو نہ مجھ کو جلا سکا
بولا کہ تجھ پہ کیوں مری آتش ہوئی حرام
کیا وجہ تجھ پہ شعلہ جو قابو نہ پا سکا
کیا نام ہے تو کون ہے مذہب ہے تیرا کیا
حیراں ہوں میں عذاب جو تجھ تک نہ جا سکا
میں نے کہا کہ جائے تعجب ذرا نہیں
واقف نہیں تو میرے دلِ حق شناس کا
ہندو سہی مگر ہوں ثنا خوانِ مصطفیٰؐ
اس واسطے نہ شعلہ ترا مجھ تک آ سکا
ہے نام دلُو رام تخلّص ہے کوثریؔ
اب کیا کہوں بتا دیا جو کچھ بتا سکا(۱۶)

ڈاکٹر ریاض مجید آپ کی نعتیہ کاوشوں اور جذبات نگاری کے بارے اپنے خیالات کا اظہار یوں کرتے ہیں:

''دلورام کوثریؔ کے موضوعاتِ نعت میں اس امر کا اظہار بکثرت پایا جاتا ہے کہ وہ ہندو ہیں اور ان کا تعلق اس دین و مذہب سے نہیں جسے پیغمبرِ اسلامؐ نے پیش کیا۔ اس احساسِ محرومی کے باوجود ان کے لب و لہجہ میں آنحضرتؐ کی رحمت اللعالمین، محبت و شفقت اور آپؐ کے حلم و درگزر کا مکمل یقین ہے۔''(۱۷)

دلورام کوثریؔ کا نعتیہ کلام پڑھ کر احساس ہوتا ہے کہ انہوں نے عشق و محبت اور عقیدت و احترام کے جذبات میں محو ہو کر نعتیں کہی ہیں۔ اسی رنگ نے ان کی نعتوں میں اثر و تاثیر کے ایسے رنگ پیدا کیے ہیں کہ ان کی رنگت اور مہک آج بھی قائم و دائم ہے۔ انہوں نے اپنی نعت گوئی میں کوئی روائتی انداز نہیں اپنایا اور نہ ہی شہرت یا نمود و نمائش کا عنصر تھا بلکہ انہوں نے آپ ﷺ سے اپنے مذہب میں رہ کر عقیدت و محبت کا واشگاف الفاظ میں اقرار بھی کیا ہے اور اظہار بھی۔ کوثریؔ نے عمر بھر نعت کو موضوع سخن بنائے رکھا اور خلوصِ دل، عقیدت و احترام، قلبی واردات و کیفیات، پختگی، سنجیدگی اور تخلیقی سطح پر اسے ایک ممتاز اور منفرد فن کی حیثیت عطا کی۔ آپ ساری زندگی حضور نبی کریم ﷺ کی مدح و توصیف بیان کرتے رہے اور اس پر فخر بھی محسوس کرتے تھے۔ انہوں نے آپ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی ہے۔ بقول پروفیسر سیّد یونس شاہ:

''ان کی نعتیہ شاعری جذباتِ عالیہ اور خلوص و محبت میں وابستگی کی عمدہ مثال ہے۔ ان کی زندگی اسی کاوش اور فکر میں بسر ہوئی۔''(۱۸)

ڈاکٹر محمد اسماعیل آزاد فتح پوری آپ کے مداحِ نبیؐ ہونے کے بارے اپنے خیالات کو یوں بیان کرتے ہیں:

> ''کوثری نے اپنی نعتیہ کاوشوں میں اکثر جگہ مداحِ نبیؐ ہونے پر لطیف و نادر انداز میں اور جاندار و دلاویز پیرایۂ اظہار میں تعلیاں کی ہیں۔''(۱۹)

اکثر تذکرہ نگاروں نے کوثریؔ کے آخری عمر میں اسلام قبول کرنے کا تذکرہ کیا ہے کہ انہوں نے اسلامی تعلیمات اور نبی آخرالزماں ﷺ کی حیاتِ طیبہ اور سیرت و کردار سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر لیا تھا۔ چودھری دلورام کوثریؔ نے کوثر علی کوثریؔ ہو کر ۲۸ دسمبر ۱۹۳۱ء کو گیارہ بجے قبل از دوپہر سرائے محمد شفیع، واقع انار کلی، لاہور میں حرکتِ قلب بند ہو جانے سے وصال فرمایا۔ پس ماندگان میں دو لڑکیاں اور ایک لڑکا چھوڑا۔ آپ کی نمازِ جنازہ مولوی حفیظ الرحمٰن نے پڑھائی اور میانی صاحب قبرستان لاہور میں سپردِ الٰہ کیا گیا۔

ان کے نعتیہ کلام کا تجزیہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ نعت گوئی ان کی ذہنی کاوش یا محض محنت کا نتیجہ نہیں بلکہ ان کے دل کی آواز اور ان کی شاعرانہ طبع کی فطری جولان گاہ تھی۔ اسی لیے ان کی سادگی ایک طرح کی پرکاری لیے رہتی ہے۔ ان کے نعتیہ کلام میں حضور اقدس ﷺ سے ان کی پاکیزہ اور روحانی محبت کا اظہار ملتا ہے۔ انہوں نے بہت ہی دلکش انداز میں نبی کریم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ، حسن و جمال، سیرت و کردار، اوصافِ حمیدہ، معجزات، نبوت، رحمت اللعالمین ﷺ وغیرہ کا ذکر نہایت خلوص کے ساتھ کیا ہے۔ ان کے ہاں داخلی اور خارجی دونوں طرح کے عناصر کی کارفرمائی ہے۔ آپ ﷺ کی تعریف بیان کرنے کے لیے الفاظ کا چناؤ بہت عمدہ ہے۔ سادگی، سلاست، روانی، ترنم، شگفتگی، جذبات نگاری وغیرہ ان کے نعتیہ کلام کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ ان کا نعتیہ کلام زبان و بیان کی تمام خوبیوں کا حامل ہے۔ ان کے منفرد اندازِ بیاں نے ان کے کلام کو خوبصورتی سے ہمکنار کیا ہے۔ ان کا کلام سوز و گداز اور محبت سے لبریز ہے۔ آپ ﷺ کی شان و سیرت کو بیان کرتے ہوئے کسی قسم کے بخل سے کام نہیں لیتے بلکہ پوری دیانتداری سے کسی بات کو بیان کرتے ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ دلورام کوثریؔ، ہندو کی نعت، دہلی: محبوب المطابع، ۱۹۳۷ء، ص:۳

۲۔ نور احمد میرٹھی، بہر زماں بہر زباں، کراچی: ادارہ فکرِ نو، ۲۰۰۶ء، ص:۲۹۷

۳۔ دلورام کوثریؔ، ہندو کی نعت، ص:۴

۴۔ ایضاً، ص:۵

۵۔ ایضاً، ص:۶۔۵

۶۔ دلورام کوثریؔ، ہندو کی نعت اور منقبت، دہلی: حلقہ مشائخ بک ڈپو، ۱۹۲۴ء، ص:۸

۷۔ دلورام کوثری، آبِ کوثر، لاہور: مالک شاہی کتب خانہ، س ن، ص:۱۴۔۱۳

۸۔ دلورام کوثری، ہندو کی نعت، ص:۶

۹۔ دلورام کوثری، آبِ کوثر، ص:۵۲

۱۰۔ رفیع الدین اشفاق، ڈاکٹر، سیّد، اردو میں نعتیہ شاعری، کراچی: باب اسلام پرنٹنگ پریس، ۱۹۷۶ء، ص: ۵۳۶

۱۱۔ دلورام کوثری، آبِ کوثر، ص:۱۷۔۱۶

۱۲۔ دلورام کوثری، ہندو کی نعت اور منقبت، ص:۵

۱۳۔ فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، اردو کی نعتیہ شاعری، لاہور: آئینہ ادب، ۱۹۷۴ء، ص:۹۰

۱۴۔ محمد اسماعیل آزاد فتح پوری، ڈاکٹر، اردو شاعری میں نعت، جلد دوم، لکھنو، ندائے حق پریس، ۱۹۹۲ء، ص:۲۴۳

۱۵۔ دلورام کوثری، آبِ کوثر، ص:۱۵

۱۶۔ دلورام کوثری، ہندو کی نعت اور منقبت، ص:۹

۱۷۔ ریاض مجید، ڈاکٹر، اردو میں نعت گوئی، لاہور: حمایت اسلام پریس، ۱۹۹۰ء، ص:۵۷۱

۱۸۔ یونس شاہ، پروفیسر، سیّد، تذکرہ نعت گویان اُردو، جلد دوم، ، لاہور: مکہ بکس، ۱۹۸۴ء، ص:۲۱۶

۱۹۔ محمد اسماعیل آزاد فتح پوری، ڈاکٹر، اردو شاعری میں نعت، جلد دوم، ص:۲۴۳

☆......☆......☆